

پیسے حج کو ملنے والا عامی حج کو جانا ہے۔ تو اپنے قرضے، داکر تاجے معوق اور کاتبے، لوگوں سے اپنا کھانا سامان کرا تا ہے تاکہ اس کا حج قبول ہو۔

اگر ہم رمضان المبارک کے استقبال کے لئے بھی یہی کریں، دل کے اندر اس کے برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت پیدا کر لیں تب رمضان المبارک کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح بیج بونے سے پہلے کھیت کو قابض کاشت بنایا جاتا ہے، جنگلی گھاس پیوس کو کاٹ کر ہل چلا کر زمین کو نرم اور قائم بنایا جاتا ہے تاکہ فصل اچھی ہو اور پوسٹ سرسبز و شاہاب ہوں۔

اگر زمین کو کبھی طرح تیار نہیں کیا گیا ہے تو یو ڈاکم، روہ جان بھجایا ہوا ہوگا، فصل کو درہنگی ہوگی جس میں ہمارے روزوں کا ہوگا اگر ہم نے پہلے سے اپنے دل کی زمین کو ملائم اور نرم نہ کر لیا، گناہوں کے داغ دھبے اس پر پڑے ہوں تو ہم رمضان المبارک کی خیر و برکت سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے جو مقصود ہے۔

ہم رمضان المبارک کے استقبال میں ظاہری انتظام و اہتمام تو کرتے ہیں، مسجدوں کی صفائی، مسجداں کی تزئین و آرائش، بویاتی ہے۔ حفاظ کی تلاش میں نگرہ و سرگرداں ہوتے ہیں۔ مگر دل کی صفائی کا خیال بہت کم ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے علاقوں میں پہلے ہی عشرہ میں پورا قرآن کریم ختم ہو جاتا ہے، پھر لوگ فلاح ہو جاتے ہیں۔ اور جیسے تیسے تراویح ادا کی جاتی ہیں حالانکہ پورے رمضان المبارک میں تریل کے ساتھ قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے، حفاظ بھی دوڑ دوڑ کر کئی مسجدوں میں قرآن کریم سنانے اور پیرے حاصل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، یہ بات احترام رمضان کے سراسر خلاف ہے، مگر ہمارا عیب یہ ہے کہ جو غلط عادتیں الٹے ہیں اسی کو صحیح سمجھتے ہیں، اور دل اسپر مطمئن ہو جاتا ہے۔

کوئی کسی کے یہاں جاتے تو تین دن کا ہمان ہوتا ہے، اور پورے تین دن ہمان جیسا معاملہ کرنا اور حق اکرام ادا کرنا سنت ہے۔ اگر پہلے تین دن ہمان کا خوب اکرام کریں کھلے پیٹے کابھی اچھا اہتمام کریں اور دوسرے دن سے خام آدی کا سامانہ شروع کر دیں تو کیا یہ ہمان بہتے خوش ہوگا۔؟

ٹیک اس طرح سے ہم رمضان المبارک

کے پہلے عشرہ میں تو تراویح وغیرہ کا خوب اہتمام کریں اور پہلے ہی عشرہ میں قرآن کریم ختم کر لیں باقی دو عشرے میں بھلا گزاریں تو یہ رمضان المبارک جیسے بہتر باشندان ہمان کا حق ادا ہوگا۔

ہم کو چاہیے کہ شعبان ہی میں سے رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے اپنے دل کے اندر وہ صلاحیت پیدا کر لیں جو ہمارے اس سال کے روزوں کی قدر و منزلت کو مدہفہ بڑھائے، بلکہ زندگی پر ایسا اثر انداز ہو کہ امت کی بیداری اور ترقی و عروج کا سبب بن جائے، ہمارے ساری کھوئی ہوئی قدریں واپس آجائیں، اور ہم مسلمانوں کا سماج و معاشرہ اسلام کی میتی جاگتی تصویر بن جائے، ہمارے اندر سے وہ سب عیوب نکل جائیں جو دنیا وقت و رسوائی اور بارگاہ خداوندی میں عقاب و ناراضگی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ لہذا نشان

میں ہم ایسی تیاری کریں کہ جس سے رمضان کا چاند نہ کچھ کر دل کی کلیاں خیر نصیبی کا جھلکا برآمد ہو جائے، انجیلوں کی بارگاہ میں رجوع و انابت دعا اور گریہ و زاری کی ایسی فضا قائم ہو کہ آقا کو اپنے گنہگار بندوں پر پیارا آجائے اور وہ مصافحہ و آلام میں گھری ہوئی امت مسلمہ کو شامل بناتے سے ہلکا کر دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ

ہم قرضائے دوست کے طالب ہیں ہر گھڑی اس عارضہ میں سے نہیں کچھ مناسبت خط کا جواب اس نے لکھا کسی ادا کے ساتھ دنیا کی لذتوں میں نہ پھنس جائے دل نہیں دور شباب کی نہیں کرتے ہی قدر لوگ مہربانے فلد جس کے ہسی ہو داغ میں میں ہنکدے کو چھوڑ کر سوتے حرم چلا اپنے سوا ہر ایک کو کہتے ہیں کیوں برا

عزت ان کا پتہ نہیں گم ہو گیا کہاں نکلے ہیں ڈھونڈنے اسی خانہ خراب کو

ہذا اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے ہونے کو پاک صاف کر لینا چاہیے اور اس میں خدا پر اعتماد و بھروسہ کا لہجہ پیدا کر لینا چاہیے کہ:

قَدْ أَخْلَجَ مِنْ زَيْتِنَا مَا فَضَّلْنَا مِنْ زَيْتِنَا
جو جس نے اپنے (پسندیدہ) کو پاک رکھا وہ مراد کو بہر پاتا۔ اور جس نے اسے ناکم کر لیا وہ خدا سے رہا۔

دل کو پاک و صاف کر لینے کے لئے رمضان المبارک بہتر اور سازگار فضا کوئی اور نہیں ہوتی ہے۔

اس ماہ مبارک میں جس میں باران رحمت کی جھری لگی رہتی ہے۔ بہت کم کیڑوں کی کے دور ہونے، اور خارجی اور داخلی خطرات میں گھرے ہونے اس کے سفیر کو سلامتی کے ساتھ سامنے لکھ سکتے ہیں کہ دعاؤں کو خوب

جب اس میں نے رخ سے ہٹایا نقاب کو پانی کے بلبل کی طرح ہے یہ زندگی ملتا نہیں نشان ہونے خاک اس طرح خفقت میں کٹ نہ جائے تو روزہ زندگی نور ازل کے فیض سے ملتی ہے درشن ہم قورضائے دوست کے طالب ہیں ہر گھڑی اس عارضہ میں سے نہیں کچھ مناسبت خط کا جواب اس نے لکھا کسی ادا کے ساتھ دنیا کی لذتوں میں نہ پھنس جائے دل نہیں دور شباب کی نہیں کرتے ہی قدر لوگ مہربانے فلد جس کے ہسی ہو داغ میں میں ہنکدے کو چھوڑ کر سوتے حرم چلا اپنے سوا ہر ایک کو کہتے ہیں کیوں برا

عزت ان کا پتہ نہیں گم ہو گیا کہاں نکلے ہیں ڈھونڈنے اسی خانہ خراب کو

اہتمام کریں، اولاد کی بہتری اور بعد ازاں کے لئے جو بھی کام ہو رہے ہیں خود وہ ماریں کی شکل میں ہو یا دعوت و تبلیغ کی شکل میں ہو یا تحریروں و مضامین کی شکل میں فرض یہ کہ دین کی حفاظت و ترقی کے لئے جو بھی کام ہو رہے ہیں۔ سب کی حفاظت و کامیابی کے لئے اہتمام کے ساتھ گزر جائے اگر آئندہ بہتر کاغذیں کریں، اگر برامت کی صحت و عافیت کی بھی دعاؤں کا اہتمام کریں اگر ہم ایسا کریں گے تو انشاء اللہ ان تمام کاموں میں ہمارا حصہ ہوگا، اور ہم بھی اس اجر کے مستحق ہوں گے، جس اجر کے مستحق ان کاموں کے کرنے والے ہوں گے۔

خدا کرے اس سال ہمارا رمضان کی جھری لگی رہتی ہے۔ بہت کم کیڑوں کی کے دور ہونے، اور خارجی اور داخلی خطرات میں گھرے ہونے اس کے سفیر کو سلامتی کے ساتھ سامنے لکھ سکتے ہیں کہ دعاؤں کو خوب

عزت ان کا پتہ نہیں گم ہو گیا کہاں نکلے ہیں ڈھونڈنے اسی خانہ خراب کو

خط و کتابت نیز منی آرڈر کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں خریداری نمبر یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم جس نام سے آپ کا رسالہ جاری ہے اس کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ منی آرڈر کو پن پر صاف صاف خوشخط پتہ لکھیں اگر یہ خریداری ہوں تو اس کی صراحت ضرور کریں حساب طلب امور کے لئے جو اپنی خطوط ارسال کریں۔ شکریہ - منیجر

معالمی شیخ محمد صالح قرظی

سابق سکریٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی پر تھا، بالعموم جو عرب علماء اور دینی دعوت اور دینی فکر کے دلچسپی رکھنے والے حضرات اپنی ملاقات کا شرف سنتے، یا ان کی خدمت میں معافری اور ملاقات کا اتفاق ہوتا، وہ امتیازی عربی، اعلیٰ اور درایت کے مطابق باخراش، ان کی سفر و دینی خدمات، اور ان کی ان خصوصیات و فضائل، اور توفیق الہی اور سادہ گوئی کی یاد تازہ ہوگی، جن سے اللہ تعالیٰ ان کو کھوسوی طور پر نوازا تھا، اور ان سے برصغیر ہندو پاک کیا ذکر، اور ان میں بھی جہاں ان کی عمر گذری، لوگ عالم پرورد آفت نہیں، ان کے قلوب و شفقت اور ان کی بے لوث فی خدمات کا حق سمجھ کر، اور ان کی زندگی کے بعض امتیازی پہلوؤں اور کارناموں سے قارئین کو واقف کرانے کی فرض سے یہ سطور تحریر کی جا رہی ہیں۔

ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ (ستمبر ۱۹۷۵ء) کو شدنا حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نے پڑھی کی ہم کالی میں حجاز کی معافری اور حج کی سعادت دوسری بار نصیب ہوئی، اور تقریباً پانچ ماہ چار مہینے کے معطل میں قیام رہا، اس زمانہ قیام میں کہ معطل کے ممتاز علماء حرم شریف کے اساتذہ و مددین، اور مکہ معظمہ کی سربراہانہ شخصیتوں سے قارت کا موقعا ملا، اور ان سے ذہنی و علمی روابط پیدا ہوئے، میرا اپنے عزیز رفقاء کے ساتھ (جو کئی مہینے پہلے سے دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں مقیم تھے) جو ہلال کی ریلوے واقعہ میں قیام تھا، ان کے ذریعہ سے راقم کے دعوتی عربی رسالہ جو اس وقت تک پہنچے تھے، اہل علم اور اہل فکر حضرات تک پہنچنے لگے تھے، حج سے فراغت کے بعد جب میرا وطن قیام رہا، تو ان علماء و اہل ان کے یہاں ہم لوگوں کی آمد و رفت اور ان حضرات کے رابطہ میں تشریف آوری کا سلسلہ شروع ہوا، جو ان کی سافر فحالی تھی، اور عربی اسلامی افلاک کا نمونہ تھا۔

انہیں کو کم گزروں اور عزت بخشے والوں میں شیخ محمد صالح قرظی بھی تھے، جو مکہ معظمہ کے دیندار اور صاحب علم اہل ان دروہا میں شمار ہوتے تھے، اور اس مہینے تھے، ان کا ہم لوگوں کے ذہن میں مصداق رہا ہے تاکہ

شیخ کی محبت و پیروی میں اور ان کے مہیا کے ہونے و مسائل اور اختلافات کی سہولت کے ساتھ زیارت کا شرف حاصل کریں گے۔

لنگے ان مع کو موٹروں پر یہ قافلہ غار نور کے رندانہ ہوا، جو مکہ مدینہ کے راستہ میں مکہ معظمہ سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے، ندوی نظارہ کی اس جماعت کے ساتھ جو رباط بھوپال میں مقیم تھی، تبلیغی جماعت کے متعدد احباب بھی تھے، پیرا پرچہ حاضر شروع ہوا، تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد شیخ کے فہم المثل اور موسم کے پھولوں سے فیاض کرتے، ہم لوگ غار نور تک پہنچے، ماسیں اترے، اور کچھ دیر وہاں گزارا پھر باہر کی کاسٹر شروع ہوا، نیچے اترتے ہم سب لوگ خاصے ٹھک چکے تھے، نظر کا وقت بھی ہو چکا تھا، نیچے پہنچے تو دیکھا کہ دسترخوان بچھا ہوا ہے، اور شیخ کی طرف سے پر تکلف ضیافت کا انتظام ہے اس وقت اندازہ ہوا کہ شیخ نے ضیافت دعائی اور ضیافت جسمانی کو لینے دینے ذوق اور ذہانت سے جمع فرمایا ہے، اور ایسی ضیافت تھی جس کا بدل کوئی دوسری ضیافت نہیں ہو سکتی تھی، ہم لوگوں نے ان کے اس حسن انتخاب اور ذہانت کی داد دی، اور اس سے ہمارے ان کے تعلقات میں مزید استقامت و عرصہ پیدا ہوا راقم کا تیسرا سفر حجاز میں برس کے فصل سے مئی ۱۹۸۲ء میں ہوا، یہ سفر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں قیام کی زمانہ میں ہی آیا تھا، کی مجلس استشاری ۱۹۸۰ء میں منعقد ہوئی، اس کی رکنیت کی بنا پر ہوا تھا، حج کی دعوت اور انتظام حکومت سعودیہ کی طرف سے کیا گیا تھا، میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ مکہ معظمہ کے مشہور ہوئے ہوئے مکہ مدینہ میں ٹھہرا ہوا تھا ایک دن ان شخص کا شکر آتا ہوا آیا، اس نے شیخ محمد صالح قرظی کا خط دیا، جس میں لکھا تھا کہ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ تاریخ کو ایک اسلامی مؤقر ہوگی، قصر علی میں اس کا جلسہ جس میں مکہ (سود) خود شریک ہوں گے، آپ سے شرکت کا استدعا ہے، مقررہ تاریخوں پر ملے ہوا، جس میں ملک اور میں سنو کے (زمانہ رولے لیبیا) اور مالک عربیہ عالم اسلامی کی بہت سی اہم شخصیتیں شریک ہوئیں، وہیں رابطہ العالم الاسلامی کے نام سے ایک عالمی تنظیم کا قیام عمل میں آیا اور بنیادی ارکان کا انتخاب ہوا، جن میں یہ خاک راہی تھا، حکومت سعودیہ کے سابق وزیر ریالات اور حجاز کی ایک ممتاز شخصیت شیخ محمد سرور العبدین، جو حکومت کے سیاسی مشیر، اہل علم و ذوق

تھا کہ ایسے اہم معاملہ میں انھوں نے اپنے اس نیاز مند سے مشورہ لیا، وہاں سے میرے لئے بھی ایک سعادت اور خوش نصیبی کی بات تھی، کہ میں اس عظیم سعادت توفیق میں جو ہر ایک کے حصہ میں نہیں آسکتی، اور اعلیٰ بڑے بڑے باوقوف اور خوش نصیب انسانوں کو رشک آنا چاہیے، میں بھی کسی درجہ میں شریک ہوں، میرے اس کی بزرگی تائید کی اور کہا کہ آپ اس کو ضرور قبول فرمائیں اس سے بڑھ کر کیا سعادت کی بات ہو سکتی ہے انھوں نے فرمائندگی سے دی اور توجیح فرمایا کہ اس کام ان کی نگرانی میں عمل میں آجائے اور سعادت بزرگوار و نیست تانہ بخشندہ نکلے، بخشندہ خدا کا ان پر فضل خاص تھا، کہ سبھی کی توفیق کا کام بھی انھیں کے سپرد ہوا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دونوں شرف عطا فرمایا

”مدشکر و مستقیم میان دو کریم“

معالمی شیخ محمد سرور عبدالقادر

ہر این عام منتخب ہوئے۔ انھوں نے اپنی مختلفانہ جدوجہد اور دن رات کی سرگرمی سے رابطہ کا عالمی پیمانہ پر تعارف کرایا اور اس کے دائرہ اثر کو بہت وسیع کر دیا۔ لکھنؤ کے وسط میں انھوں نے سامنے اہم سہولتوں کے مہلک اور مغربی دنیا میں رابطہ کی طرف سے وفود کے بھیجے گا پر وگرام بنایا، جن میں رابطہ کے ممتاز اراکین، نامور علماء اور اہل فکر و عمل ہوں، وہ ان ممالک میں مسلمانوں کے حالات و مسائل اور ان کی ضروریات کا علم حاصل کریں وہاں کے اداروں اور تنظیمات کے بارے میں معلومات ہبیا کریں، رابطہ کا تعارف کرائیں، اور وہیں آکر رابطہ کو روٹ پھینچ کریں، اور نشانہ زد کریں کہ رابطہ ان کی کیا اور کس طرح کی مدد کر سکتا ہے، اور اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، انھوں نے کسی ایک وفد میں شرکت کے لئے مجھ سے بھی خواہش ظاہر کی اور ان ممالک کی طویل فہرست میرے سامنے رکھی، جو ان وفود کے پر وگرام میں شامل تھے، ان میں مغربی ممالک بھی تھے، اور مشرقی اسلامی ممالک بھی، میں نے سانی مناسبت اور سابقہ علمی و تحقیقی کی بنا پر اپنے لئے اس وفد کا انتخاب کیا جس کو افغانستان، ایران، مشرق اردن، لبنان، شام اور عراق چھ ملکوں کا وفد کرنا تھا، انھوں نے اس وفد کی قیادت کے لئے (برائے محبت اعتماد) مجھ پر ہی کا انتخاب کیا، اس وفد میں کئی ممالک کے مشہور اہل قلم اور اسلامی مباحث پر لکھنے والے ادیب و کاتب ستاد احمد محمد جمال لہنؤ کے ممتاز عالم شیخ محمد سعید لہنؤ، سری لنکا کے وزیر مملکت اور رابطہ کے رکن حنیف محمد حنیف، ارکان وفد میں شامل تھے، لیکن بعض قانونی مشکلات اور ذاتی مجبوریوں کی بنا پر صدر استاد احمد محمد جمال، اور یونین سکریٹری وفد کے ہائے ارفع عزیز ثناء کوٹھی مولوی عبد اللہ عباس ندوی اور اس وقت رابطہ میں ایک شعبہ کے ذمہ دار اور سکریٹری تھے) ہم سفر ہوئے، شیخ صالح قرآن نے اپنے صاحب کو ہندوستان بھیج دیا، تاکہ میرے لئے سفر کی سہولتیں ہبیا کریں، اور اس کے انتظامی و قانونی مراحل کی تکمیل کریں۔

کی افادیت کا اندازہ ہو سکتا ہے، اور یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اس سے اسلامی عقائد ان ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات و مسائل سے واقفیت، ان کی حوصلہ افزائی اور ان کو مفید مشورہ دینے، پھر عالم اسلامی کے سب سے بڑے با وسائل بین الاقوامی ادارہ رابطہ العالم الاسلامی اور اس کے ذریعہ اس سرپرست مسلمانوں کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والی حکومت سودیہ کو واقف کرانے میں کیا فائدہ مضر تھے، راقم نے سفر کے بعد مدینہ طیبہ میں بیٹھ کر اس سفر کی ایک مفصل رپورٹ رابطہ کو پیش کی، جس میں ان ممالک کی صحیح صورت حال سے آگاہ کیا گیا تھا، اور ان کی ضروریات و توقعات اور ان کے مدد کرنے کے ذرائع اور طریق کار کی نشاندہی کی گئی تھی، امید ہے کہ یہ روئیدادیں اور معلومات فائدہ اور نتیجہ سے خالی نہ رہے ہوں گے۔

۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳،

تعمیر حیات کھنڈ
ہر روز نماز کا مقصد سوائے عمل
قرب کے کچھ نہیں، چنانچہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اگر عبادت کے بارگاہ
تو جس طرح نماز بلا نیت کے نہیں
ہوتی، زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔
نیت نماز و نیت کے اہل ہونا ہے
نفلات زکوٰۃ کے جو عبادت کعبہ پر
ہو جائے، چنانچہ پیر کا قراب
اس کو درمیان میں رکھنا، اس لئے کہ
اللہ تعالیٰ نیکو کار کے عمل کو صلہ

زکوٰۃ کی نمایاں خصوصیات
زکوٰۃ کی بہت سی ایسی نمایاں خصوصیات
ہیں جو انسان کے خود ساختہ قوانین، اور
حکومت کے جائزہ دہندہ ٹیکسوں سے بہت
متعلق ہیں۔ ان میں بالابتداء خصوصیات
نے زکوٰۃ کو ایک خاص رنگ اور جلال بخشا
ہے، اس کو دینی تقدس اور پاکیزگی عطا کی ہے
اور اس کے اندر زندگی و اخلاق پر اثر انداز
ہونے اور خداوندہ کے تعلق کو استوار اور
مستحکم کرنے کی ایسی قوت و صلاحیت پیدا
کرتی ہے جو کسی دوسرے دنیاوی ٹیکس
میں (خواہ اسمیں انصاف و اعانت کو
زیادہ سے زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہو) نہیں
ہے اور نہ ممکن ہے۔

تشریح و انذار
ان خصوصیات میں سے زیادہ
بنیادی اور مؤثر تشریح ایمان و تقاب کی وہ
روح ہے جو اس شخص میں ایمان ڈالتی ہے
اس روح یا سپر شے کی ٹیکس سرکاری
قوانین اور معاشی مہذبہ یا نڈر طور پر
بالکل محروم ہیں، بلکہ اس کے برعکس نہیں
ناراضگی، اگر ان اور بدلی کا عنصر بہت نمایاں
ہوتا ہے اس کی وجہ سے کو ٹیکس دینے
والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ ٹیکس اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اس پر
اجرو ثواب ملے گا، بلکہ وہ جانتا ہے
کو یہ ٹیکس لگانے والے خود اس جیسے انسان
ہیں اور شاید اس سے بھی پست تر ہیں اور
اس ٹیکس سے ہونے والی آمدنی زیادہ
ترقیات کے لئے اختیار کو محفوظ رکھنے
یا چند اشخاص اور مخصوص پارٹیوں کے
مغادر پر خرچ ہوتی ہے، اس کے علاوہ
ان ٹیکسوں کے ساتھ دینی ترقیب کی کوئی
قوت نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بجائے جرنیلوں
دھمکیاں، سزائیں اور خشک سخت قوانین
ہوتے ہیں جن سے عوامی ناراضگی اور کھینچتی
دے پھینچتی ہیں براہ راست ہوتا رہتا ہے،

ان ملکوں کی وجہ سے جن کو اللہ تعالیٰ
کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قرآن و حدیث
اور نبوی تعلیمات میں زکوٰۃ کا ذکر ہمیشہ
فضائل، دنیا و آخرت میں اس کے نتائج
ثمرات، اجر و ثواب، مال و دولت میں
برکت، یا زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کو مذاب
الہم کی وعید اور بے برکتی کے ساتھ کیا
گیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہ
مَنْ لَدَيْنَ يَنْفَعُونَ اَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَنْ لَدَيْنَ
اَنْفَعَتْ مَسْجِدَ مَسْجِدٍ فِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ
مِائَةَ نَفْسٍ اَوْ اللّٰهُ يَصْطَفِ
الَّذِيْنَ يَنْفَعُونَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ
شَرًّا لَا يَتَّعِبُونَ مَا اَسْفَعُوْا اَمْوَالَهُمْ
وَلَا اَذْعَبُوْا اَمْوَالَهُمْ اَحْرَمًا وَعَدُوْلَهُمْ
وَلَا حَسْرَةَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں
خرچ کرے ہیں، ان کے مال کی مثال
ایسی ہے جیسے کو ایک دانہ ہے کہ
اس سے سات ہایاں آئیں، ہر ہر
بالے کے اندر سو دانے ہوں، ادا اللہ
جسے چاہے افزودنی صبار بنا ہے،
اللہ بڑا رحمت والا ہے، بڑا علم
والا ہے، جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ
میں خرچ کرے ہیں اور جو کچھ خرچ
کریں اس کے عقب میں احسان
داد دینے سے کام نہیں لیتے ان کے لئے
اس کا اجر ان کے پروردگار کے پاس
ہے، اور ان پر نہ کوئی خوف (دفع)
ہوگا اور نہ گھین ہوں گے۔
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے
اسلامی شریعت میں ان فضائل کے مقام
واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے خوب
کھا ہے:
انفاق کی ترحیب و نفیبت پر جو
امارت آئی ہیں ان کا ایک مقصد یہ
بھی ہے کہ یہ عمل سخاوت کے ساتھ
ہو جو زکوٰۃ کی روح ہے اور تہذیب
نفس کا اہم بہت مددگار ہے، نماز
پاک ہے، نیک بولنی بار بار لفظ
بیان کی گئی ہے کہ جو اس میں چہرے
جو ان زکوٰۃ کو نقصان پہنچا سکتے ہے
اور جس کا شمار اس حدیث میں ہے
کہ
اللّٰهُمَّ اعط منفقاً خلفاً، واللّٰهُمَّ
اعط مسكاً خلفاً

ان ملکوں کی وجہ سے جن کو اللہ تعالیٰ
کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قرآن و حدیث
اور نبوی تعلیمات میں زکوٰۃ کا ذکر ہمیشہ
فضائل، دنیا و آخرت میں اس کے نتائج
ثمرات، اجر و ثواب، مال و دولت میں
برکت، یا زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کو مذاب
الہم کی وعید اور بے برکتی کے ساتھ کیا
گیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہ
مَنْ لَدَيْنَ يَنْفَعُونَ اَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَنْ لَدَيْنَ
اَنْفَعَتْ مَسْجِدَ مَسْجِدٍ فِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ
مِائَةَ نَفْسٍ اَوْ اللّٰهُ يَصْطَفِ
الَّذِيْنَ يَنْفَعُونَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ
شَرًّا لَا يَتَّعِبُونَ مَا اَسْفَعُوْا اَمْوَالَهُمْ
وَلَا اَذْعَبُوْا اَمْوَالَهُمْ اَحْرَمًا وَعَدُوْلَهُمْ
وَلَا حَسْرَةَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں
خرچ کرے ہیں، ان کے مال کی مثال
ایسی ہے جیسے کو ایک دانہ ہے کہ
اس سے سات ہایاں آئیں، ہر ہر
بالے کے اندر سو دانے ہوں، ادا اللہ
جسے چاہے افزودنی صبار بنا ہے،
اللہ بڑا رحمت والا ہے، بڑا علم
والا ہے، جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ
میں خرچ کرے ہیں اور جو کچھ خرچ
کریں اس کے عقب میں احسان
داد دینے سے کام نہیں لیتے ان کے لئے
اس کا اجر ان کے پروردگار کے پاس
ہے، اور ان پر نہ کوئی خوف (دفع)
ہوگا اور نہ گھین ہوں گے۔
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے
اسلامی شریعت میں ان فضائل کے مقام
واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے خوب
کھا ہے:
انفاق کی ترحیب و نفیبت پر جو
امارت آئی ہیں ان کا ایک مقصد یہ
بھی ہے کہ یہ عمل سخاوت کے ساتھ
ہو جو زکوٰۃ کی روح ہے اور تہذیب
نفس کا اہم بہت مددگار ہے، نماز
پاک ہے، نیک بولنی بار بار لفظ
بیان کی گئی ہے کہ جو اس میں چہرے
جو ان زکوٰۃ کو نقصان پہنچا سکتے ہے
اور جس کا شمار اس حدیث میں ہے
کہ
اللّٰهُمَّ اعط منفقاً خلفاً، واللّٰهُمَّ
اعط مسكاً خلفاً

تو ان کی تطبیق پر سو صدی حال رہیں
چنانچہ فرقہ اور مستحقین ان حکومتوں کے سایہ
میں کبھی اپنے حقوق سے کلیتاً محروم نہیں
ہے اور حدود اللہ کبھی پوری طرح معطل
نہیں ہوتے، یہ وہ حکومتیں ہیں جن کی دست
میں بہت سے غرض مند مورخ اور دستخیز
پیش نظر آتے ہیں، بلکہ ان کے نفلات
عمل بغاوت بلند کرنے کے داعی ہیں۔
تقویٰ، تواضع اور اخلاص کی
اسپرٹ
زکوٰۃ کا تیسرا امتیازی پہلو انفلاس
تواضع اور مومنیت کی وہ روح ہے جو ہر لوگ
اس میں جاری و ساری رہتی ہے، اس سے
مراد زکوٰۃ کے آداب اعلیٰ اخلاق اور دینی دنیا
ہیں، جن کا ذکر قرآن مجید میں بہت اہتمام
سے بار بار کیا گیا ہے، اور زکوٰۃ دینے
والوں کو ان صفات سے بہرہ ور ہونے کی
ترغیب دی گئی ہے، اس نے اہل خیر کو ان
تلقین کی ہے کہ وہ احسان جتانے سے
یہ بہرہیز کریں، اور اپنے صدقہ و خیرات کو
اس سے ملوث کر کے بے قیمت نہ بنائیں۔
اس نے ان اہل خیر کی طرح کی
جن کے اندر تواضع و اخلاص کی یہ روح
پائی جاتی ہے اور زکوٰۃ ادا کرتے وقت
یہ سب کیفیات ان پر طاری ہوتی ہیں۔
ارشاد ہے:
وَالَّذِيْنَ يُّؤْتُونَ مَاعًا سَوْفًا وَ قَسْوًا
وَجِلَّةً اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ يَكْفُرُوْنَ
اور جو لوگ بے رستہ ہیں جو کچھ
دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس سے
ڈرتے رہتے ہیں، انہیں پروردگار
کے پاس واپس جاتا ہے۔
دوسری جگہ ارشاد ہے:
اِنَّ اللّٰهَ يَتَّخِذُ الْمُضِلِّينَ اَوْلِيَاءَ
وَمَا يُوَدُّ الْمُضِلِّينَ اَنْ يُّعْبَدُوْا
اور اللہ اپنے گمراہوں کو دوست
رہتا ہے اور اللہ دوستوں کو دوست
نہیں پسند کرتا۔
ان اہل خیر کی تعریف کرتے ہوئے
وہ ان کو اخلاص کا آل اور ہر قسم کی انفلاس
سے آزاد دی سے متصف قرار دیتا ہے۔



اسلام اور حقوق نسواں

ڈاکٹر سید احتشام ندوی
صدر شعبہ عربیہ اسلامیہ کالج لاہور

دین اسلام میں صنف نازک کوہہ مرتبہ حاصل ہے جو اس کی جہت
وکرامت کو بڑھاتا اور انسانیت کا اور اپنا مقام عطا کرتا ہے۔
ذیل کے مضمون میں اس کی ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔
(ادامہ)

اسلام نے حقوق نسواں پر
خاص طور سے زور دیا ہے۔ اس نے
عورتوں کی عظمت کو انسانی تاریخ میں پہلی
بار نمایاں کیا ہے۔ ان کی شخصیت اور
انفرادی حیثیت کا اعتراف کیا ہے، انکو
بایجاد رکھنے کا حق دیا ہے، اور انکے
حقوق کے حدود متعین کئے ہیں۔
اسلام نے عورت کے بارے
میں ایک نظری اور صحیح موقف اختیار
کیا ہے۔ اس نے زندگی اور سماج
میں اس کے مقام اور اس کی حیثیت کا
تعمین کیا ہے۔ اس نے ان خرافات کی
نشان دہی کر دی ہے جو عورت
کو انسانی سماج میں انجام دینے ہیں
حقیقت تو یہ ہے کہ انسانی
سماج میں جو مظالم عورتوں کو قتلوں
سے ڈھائے جا رہے تھے، انفلوں
نے ان کو نہایت ذلیل اور قابو
مخلوق بنا دیا تھا عیسائیوں کا عقیدہ
تھا کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی
ہندو عورت کا مقصد مرد کی غلامی
تصور کرتے تھے، اور اس کو مرد کی
نوت پر اس کی لاسٹر کے ساتھ ہی
زندہ بھلا دیتے تھے۔ عیسائیوں
اور یہودیوں میں باپ کی جائیداد میں
نہی کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ مگر اسلام
نے عورتوں کا حق جائیداد تسلیم کیا اور
ایک تہائی حصہ ان کے لئے مخصوص
کیا۔ اتنا صریح اور واضح حق کسی
مذہب اور قانون نے عورتوں کو کبھی
تسلیم نہیں کیا۔ یہ ایک بڑا اہم قانون
ہے۔ آخر وہ لوگ جو زیادہ مال دار
ہیں، وہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی
اپنی جائیداد میں سے ایک تہائی اسکا
ان لوگوں کو مل جائے جو لڑکی کے
سرکاری عزیز ہیں یعنی خاندان سے
باہر ہیں۔

تائمر رہنا بہتوں کے لئے مشکل ہو جاتا
خصوصاً مال دار اور صحت مند شخص
کبھی ایسی پوزیشن میں مبتلا ہوتا ہے
کہ وہ گناہ سے قریب ہو سکتا ہے
اسلام نے عورت اور مرد دونوں
کو یکساں حقوق عطا کئے ہیں اس لئے
یہ بتایا ہے کہ ہر مرد کو اپنے اپنے
حدود میں رہنا اور اپنے فرائض و
واجبات ادا کرنے چاہئیں۔ آج کل
عورتوں کی مسادات کا بڑا شور ہے
نفرہ یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں
کو یکساں حقوق ملنا ضروری ہے
تا کہ سماجی انصاف ہو سکے۔ مگر حق
یہ ہے کہ اسلام نے تو ہمیں یہ بتایا
ہی دونوں صنفوں کے درمیان مساوات
تائمر کر دی تھی، اور عورتوں کو انکے
حقوق سمجھانا نہ انداز سے عطا کر دینے
تھے۔ مندرجہ ذیل آیات اس سلسلہ
میں ملاحظہ فرمائیے:
وَالَّذِيْنَ يُّؤْتُونَ مَاعًا سَوْفًا وَ قَسْوًا
وَجِلَّةً اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ يَكْفُرُوْنَ
اور جو لوگ بے رستہ ہیں جو کچھ
دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس سے
ڈرتے رہتے ہیں، انہیں پروردگار
کے پاس واپس جاتا ہے۔
دوسری جگہ ارشاد ہے:
اِنَّ اللّٰهَ يَتَّخِذُ الْمُضِلِّينَ اَوْلِيَاءَ
وَمَا يُوَدُّ الْمُضِلِّينَ اَنْ يُّعْبَدُوْا
اور اللہ اپنے گمراہوں کو دوست
رہتا ہے اور اللہ دوستوں کو دوست
نہیں پسند کرتا۔
ان اہل خیر کی تعریف کرتے ہوئے
وہ ان کو اخلاص کا آل اور ہر قسم کی انفلاس
سے آزاد دی سے متصف قرار دیتا ہے۔

تعمیر حیات

کیا جا رہا ہے۔ یہ سب وہ آزادی اور حقوق ہیں جن کو اسلام نے سب سے پہلے عورت کو عطا کیے ہیں۔ جہاں تک پردہ کی پابندی کو اس کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلہ میں بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں عورت کو نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے، مگر دوسری احادیث میں مردوں کو عمدہ بڑوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہاں میں صرف ایک حدیث بیان کرنے پر اکتفا کرنا چاہئے وہ حدیث کیا ہے۔ زندگی کا آئینہ اور حسن کردار کا پروانہ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

خَيْرُكُمْ مَنْ خَيْرَكُمْ لِأَهْلِيهِ

تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے بال بچوں کے ساتھ حسن سلوک میں انسانی تہذیب قرار دینا ایک عظیم اخلاقی حقیقت ہے۔ جو شخص برا خلاق غصہ ور، بغیل، سخت دل، اور خشن کار ہوگا، اس کے اہل و عیال اس سے کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔ کیا اخلاقی تاریخ میں اتنی اہم اور عظیم تعلیم کسی مصلح نے اس سے قبل عورتوں کے بارے میں دی ہے؟

جہاں تک عورتوں کو شادی کے وقت چیزیں دینے کا تعلق ہے، یہ محض غیر اسلامی رسم ہے۔ اسلام نے چیز کی کوئی رقم یا سامان متعین نہیں کیا ہے بلکہ اس کے برعکس اس نے مہربانی کا دروازہ ڈالا ہے۔ آنحضرت نے جو سامان حضرت فاطمہؓ کو بطور جہیز دیا تھا وہ حقیقت ایک انتظام تھا جو خود حضرت علیؓ کے پیسے سے ہوا تھا۔ حضرت علیؓ کو کم آمد دجہڑنے اپنی زہرہ بیٹی تھی، اور اسی سے نئے گھر میں رہنے کا سامان خریدا تھا حضورؐ نے کچھ اپنے پاس سے نہیں دیا بعد میں جب حضرت فاطمہؓ نے غلام انگارا اور گھر میں چکی چلانے اور پانی بھرنے کے سبب جو نرم دنا زک باتھونک نشانات پڑنے لگے تھے ان کو دکھایا تب بھی آنحضرتؐ نے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا، اور بھائی غلام دینے کے وسیع ناظر "لا تسوز عطا فرما کہ وہ ساری امت کے لئے ایک دائمی نسخہ بن گیا۔

دراصل دنیا کے تمام مذاہب میں عورتوں کو حقیر تصور کیا جاتا ہے مگر

اسلام نے ان کو جائیداد عطا کی ہے، لہذا پھر جہیز کا سوال کہاں پیدا ہوتا ہے جو مذاہب جائیداد نہیں دیتے وہ جہیز دیتے ہیں یعنی شادی کے موقع پر اس کے حصہ کی رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔ مگر اس کے مضمر اثرات سے ہندوستانی معاشرہ گندہ ہو گیا، پیسے کی لالچ کے باعث لوگ نئی دہن کو مار ڈالتے ہیں، پہلے مزید مال دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب یہ حسب مرضی و مطالبہ نہیں ملتا تو عورت کو آگ لگا کر مار ڈالتے ہیں، اور اعلان کر دیتے ہیں کہ کھانے پکانے میں آگ لگ گئی۔ ہزاروں عورتیں آج اس ملک میں جہیز کی لعنت کا شکار ہیں۔

مسلمانوں میں بھی یہ رسم جزوی ہند اور بہار میں عام ہے۔ لڑکیوں کا یہ مول بھادو انسانیت کے چہرے پر ایک گھناؤنا داغ ہے۔ اسلام کی روح کی یہ مخالفت ہے۔ یہاں ماباب میں تو پہلے طے کر لیتے ہیں کہ اسے توڑنے سونا، اتنی نقد رقم، ناریل باغ اور گھر لیں گے۔

البتہ مسلمانوں میں باوجود ان برائیوں کے اتنی خوبی ابھی باقی ہے کہ طلاق کی صورت میں رقم کا بڑا حصہ واپس کرنا پڑتا ہے۔ مگر کچھ رقم شادی کے خرچ کے نام سے کاٹ لی جاتی ہے دوسرا اہم معاملہ یہاں جہیز کا ہے مہر تو بالکل مذاق سا ہے، یعنی مہر اسی وقت ادا کر دیا جاتا ہے مندر ایک سو نے کی زنجیر یا گھڑی دے کر ایسا طریقہ میں نے نہیں اور نہیں دیکھا۔ یعنی مہر کا تین فریقین کی حیثیت دیکھ کر نہیں کیا جاتا بلکہ بطور ایک رسم کے یا فائدہ پوری کے طور پر ہوتا ہے جبکہ مہر دوسرے علاقوں میں اختلافات کا حامل ہوتا ہے۔

(ایک صاحب نے یہ لطیفہ سنایا کہ مالا بار میں شادی کرنے سے آدمی ال۔ ال۔ ال۔ بی ہو جاتا ہے میں نے کہا کیسے، فرمایا کہ: ایک آل سے لوٹک، دوسرے آل سے لا جنگ اور آبی سے بوردنگ۔)

یہ پریشانی ہوتی ہے، اور یہاں یہ عالم ہے کہ مہر نہ دار جہیز کی گرا تباری جو درحقیقت جہیزوں اور ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی ہے کہ ان کے یہاں لڑکیوں کو جائیداد دینے کا دروازہ نہیں البتہ قوم نائرس میں جائیداد دی جاتی ہے لہذا جہیز برائے نام ہوتا ہے مگر اس میں تو ان میں ہے یعنی پوری جائیداد لڑکیوں کو مل جاتی ہے۔ اور لڑکے اپنی سسرال میں جا کر رہتے ہیں، ان کو وہاں سے جائیداد ملتی ہے۔

بقیہ سلسلہ روزہ کے تاریخ

فرمائی ہے، چنانچہ آپ اپنے حواریوں کو فرماتے ہیں۔

" پھر جب تم روزہ رکھو یا کاروں کی مانند اپنا چہرہ ادا اس نہ بناؤ، کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں، کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ٹھہرے ہیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلہ پانچے، پھر جب تم روزہ رکھو، اپنے سر میں تیل لگاؤ اور منہ دھوؤ، تاکہ تم آدمی پر نہیں بلکہ اپنے باپ پر جو پروردگار ہے روزہ دار نظر ہے، اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے کچھ کو آشکارا بدلہ دے۔ " (مسئ ۶-۶-۷)

ایک دوسرے مقام پر حضرت عیسیٰؑ نے ان کے شاگرد پوچھے ہیں کہ ہم بلیڈروں کو کس طرح نکال سکتے ہیں، وہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

" یہ جس سوا سے دعا، اور روزہ کے کسی اور طرح سے نہیں نکل سکتی " (مسئ ۷-۷-۲۱)

اب اس سلسلہ میں اسلام سے پہلے سے روزہ سے کچھ نہ کچھ مانوس تھے، کہہ کے قریش جاہلیت کے دنوں میں عاشوراء (یعنی دسویں محرم کو) اسلئے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا، مدینہ میں یہود اپنا عاشوراء الگ مناتے تھے، یعنی وہی اپنے ساتھی ہدینہ کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے ان تصریحات سے ثابت ہوگا کہ قرآن کی یہ آیت:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ ۗ

مُطالعات کی میز پر



حقیق احمد دستوی قاسمی

نام کتاب: اسلامی عدالت مصنف: مولانا قاسمی محمد بلا سلام صاحب

تالیف پبلشرز: دبیچ بلڈنگ حضرت نظام الدین دیوبند دہلی ۱۹۱۱

انسانی فطرت میں مناسبت، مقابلہ، اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کا مادہ موجود ہے، دو انسان ایک ہی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو مقابلہ آرائی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، اور سماج کا سکون درہم برہم ہونے لگتا ہے، اسی طرح فانی کائنات نے انسان کے حقوق و امتیازات کی تحدید کر دی ہے، اور فرائض بھی مقرر کر دیے ہیں۔ انسان جو فطرتمآ آزاد ہے فرائض کی پابندیوں سے گریز کرتا ہے، اختیار کے استعمال کی کوشش کرتا ہے۔ مناسبت اور مقابلہ آرائی کو ختم کرنے، حق علیٰ ظلم و جور کا سدباب کرنے کے لئے عدالتی نظام انسانی معاشرہ کی ایک بنیادی فریضہ ہے۔ اس کے لئے ہر دور دار ہر ملک میں عدالتی نظام کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے، اسلام جو دین فطرت ہے، انسانی سماج کی اس بنیادی ضرورت کو کیسے نظر انداز کر سکتا تھا، اس نے انصاف قائم کرنے اور شرع اسلامی کی تنقید کو امت مسلمہ کا اہم ترین فریضہ قرار دیا، خداوند تعالیٰ کو ختم کرنے اور قیام عدل کا فریضہ انجام دینے والی مشیردی کو اسلامی اصطلاح میں " قضا " اور اس منصب پر فائز شخص کو قاضی کہتے ہیں۔

ہندوستان میں صدیوں اسلام کا عدالتی نظام قائم رہا۔ تمام مقدمات کے فیصلے اسلامی قوانین کے مطابق ہوتے رہے۔ انگریزوں نے ہندوستان پر اپنا اقتدار قائم کرنے کے بعد رفتہ رفتہ یہاں کی عدالتوں سے اسلامی قوانین خارج کر دیئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے ذہنوں سے اسلامی نظام عدالت کا تصور محو ہو گیا، شاہ باجوکیس وقت سے مسلمانوں میں اسلامی عدالتوں کے قیام کا تصور کم کی ضرورت کا احساس پیدا ہوا اور اسلامی نظام عدالت کو تفسیل بجانے لگے۔

اسلامی عدالت نام کتاب: مولانا قاسمی محمد بلا سلام صاحب نام کتاب: اسلامی عدالت مصنف: مولانا قاسمی محمد بلا سلام صاحب تاریخ پبلشرز: دبیچ بلڈنگ حضرت نظام الدین دیوبند دہلی ۱۹۱۱

سوال و جواب محمد طارق صدیقی

سوال: ایک شخص نے کہہ کر زکوٰۃ دے رہا ہے کہ میں فرض ہے، باہوں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: اگر نیت زکوٰۃ ادا کرنے کی کر لی ہے تو ہم اس لئے کہ نہیں تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی، دین اعطی مسکینا درالھر وسالھا لھبۃ اور قرضاً و نحرۃ الذکاة قاضیاً تجزیہ، وھو اللھ صبح۔ (نقادہ مالگیریہ جلد اول ص ۱۱۱)

سوال: ایک شخص نے کچھ جا ملاد اپنے دربار میں سے ایک بیٹے کو مہر کر دی لیکن مرنے وقت تک خود قبضہ اور تصرف اپنا رکھا تو اب مرنے کے بعد مہر کی ہوتی جا ملاد میں دوسرے ورثاء کا حق ہے یا نہیں؟

جواب: ہر شے تمام اور صحیح ہونے کے لئے قبضہ کا شرط ہے، لہذا جبکہ مومن مرنے وقت تک خود ہی قابض و تصرف ہے تو یہ مہر معتبر نہیں رہا، بعد وراثت وارث ہیں، وہ اپنا حصہ لے سکتے ہیں

تجربہ اور مصلحت کا مطالعہ کرنا چاہیے، مقدمہ میں فقہ اسلامی کے ثانوی ماخذ استعان، اصطلاح وغیرہ پر بھی تحقیقی تہمتیں ہیں، مقدمہ کے بعد ابتدائی کے عنوان سے تفصیل متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چند مکاتیب درج کئے گئے ہیں، صفحہ ۱۴۷ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اصل کتاب سات حصوں پر تقسیم ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلام کے نظام قضا سے متعلق تمام تفصیلات جدید طرز پر دفعہ وار پیش کر دی ہیں، کتاب کے تمام مندرجات کے مستدرج حوالے اور اصل سہولت عبادت میں حاشیہ میں درج ہیں، اہم مسائل پر حاشیہ میں تفصیلی بحث بھی کر دی گئی ہے، حاشیہ کے مباحث مصنف کے تفقہ، ذہن، نگاہی، مقاصد شریعت سے آگہی کا روشن

تعمیر حیات کھنڈ

پچیس سالہ زینت کی نین کا پل دم

قرآن مجید کے اندر مجھے اپنا کھویا ہوا اثنا تھانہ آگیا تو میں حلقہ بگوش اسلام ہو گیا یہ دین ہمیں ہر ایک کی ترغیب دیتا اور ہر برائی سے روکتا ہے، مسلمانوں سے میری استدعا ہے کہ مرتے دم تک اپنے مذہب کے ساتھ مکمل وابستگی کا ثبوت پیش کر دکھائیں اس مرد مومن کے دل کی آواز ہے جسے اللہ پاک نے راہ مستقیم کی ہدایت سے نواز کر ظلمات کفر سے نور ایمان کی طسرت آنے کی توفیق عطا کی، اس نے اپنے آبائی مذہب مسیحیت سے بیزار ہو کر پورے انشراح کے ساتھ اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں کی صف میں شامل ہونے کو ترجیح دی، قبول اسلام سے پیشتر وہ برکینٹن کے نام سے معروف تھے اور اب محمد اسامہ بن عبداللہ کے نام سے جانے جاتے ہیں، عمر ۲۵ سال، پیشہ - درس و تدریس

ذیل میں ہم ان سے لیا گیا ایک انٹرویو پیش کر رہے ہیں۔

شکیل الرحمن بیانی *

سوال: آجنگے مشرف بہ اسلام ہونے کے ظاہری اسباب کیا تھے؟
 جواب: جب میں یلیشیا یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا ان ہی دنوں اپنے مائینہین رفقا درسیں ملاقاتوں، اچھے حسن سلوک اور اخلاق کریمانہ کی وجہ سے میرے دل میں یہ تمنا اچھا لگتی تھی لیکن کہ مذہب اسلام کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کی جائیں، اور میری یہ تمنا اس وقت برآئی جب مجھے انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ خرید کر دو ہفتہ کی مسلسل جانفشانی کے بعد حرقاً حرقاً اس کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا اور اسکے بعد آپ ہی آپ کلمہ شہادت لالہ لا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے۔

سوال: مطالعہ قرآن سے آپ کے اوپر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟
 جواب: اس سوال کا کوئی کافی دشانی جواب دینا میرے لئے دشوار ہے، اس لئے کہ قرآن پاک انسانوں کی زندگی پر مختلف زاویوں سے اثر انداز ہوتا ہے، میں قرآن کا مطالعہ انگریزی ترجمہ کی مدد سے ہی کر سکتا ہوں، اسکی اصل یعنی عربی میں، میں نہیں پڑھ سکتا، جس کی وجہ سے اسکے حسن و جمال اگرائی دیکھائی اور قوت و تاثیر کا حقیقی اور ادراک میں نہیں کر پاتا، اسکے باوجود قرآن کریم کی حقیقت بیانی اور دلوں میں اسکی اثر اندازی کو پورے طور پر

سوال: اسلام لانے کے بعد آپ کے خاندان والوں کا رد عمل کیا ہوا؟

جب میں نے اپنے والدین کو اپنے دولت اسلام سے سرفراز ہونے کی خبر دی تو ان کے چہرے سے کھیرا ہٹ کے آثار ظاہر ہوئے، لیکن انہوں نے کوئی منفی رویہ نہیں اپنایا، بواسطہ کہ وہ پہلے سے بھی ہمیشہ ہماری ہمت افزائی کرتے رہتے تھے۔ اور پھر ہمارا خاندان بھی ماشاء اللہ سنجیدہ ہے، لیکن انہوں نے کہ اب تک وہ لوگ اس نعمت سے محروم ہیں، میں اپنے پردرگاہ سے دعا کرتا رہتا ہوں کہ بار الہ، وہ دن جلد لا۔ جب میرے پورے خاندان دلے تیرے محبوب کی لائی ہوئی شریعت کے بلینے جا میں، تمام مسلمان بھائیوں سے بھی میری مؤدبانہ التجا ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں میں ہمارے خاندان والوں کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو راہ مستقیم کی طرف گامزن فرماوے۔

سوال: مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لئے مسلمانوں کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

جواب: اگر ہم لوگ قلباً و قالباً (روحانی، جسمانی) ہر لحاظ سے اسلام کی نمائندگی کرنے لگیں تو ساری دنیا کے بہی فرغ انسان کے لئے اسوہ بن سکتے ہیں، لیکن جب مسلمانوں کا رویہ ہی باعث تنگ و عار ہو تو ظاہر ہے کہ اس سے دشمنان اسلام کو ہوا ملے گی اور انکی ریشہ دو انیاں تیر سے تیز تر ہوتی جائیں گی۔ اگر ہم اسلام کی تعلیمات اور اسکے اخلاق کریمانہ سے اپنی زندگی کو مزین کر لیں تو دنیا کے سامنے ایک حقیقی مسلمان کا آئینہ بلکہ جیتی جاگتی تصویر پیش کر سکتے ہیں لہذا ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اولاً ہم اپنے آپ کی فکر کریں، اپنے اخلاق کو سنواریں معاملات کو درست کریں۔ اسلئے کہ دین نام ہی معاملات کو درست رکھنے کا ہے۔ پھر ہم اپنے مسلمان بھائی بہنوں کی مدد کریں جو مسلمانوں کے معاملات کی فکر نہیں رکھتا وہ حقیقی مسلم نہیں جیسا کہ ارشادات نبوی سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اگر ہم لوگوں نے اتنا ہی کر لیا تو مسلمانوں کے آپسی انتشار کو ختم کیا جاسکے گا اور انکی شیرازہ بندی ممکن ہو سکے گی، غیر دین کی ننگا ہو سکتی عظمت کے دبیز پردے چھٹ جائیں گے اور اسلام کی حقانیت غالب ہو کر رہیگی

سوال: ایک شخص قرآن مجید یاد کر رہا ہے کیا وہ تیسرے قرآن مجید کی تلاوت کو سکتا ہے؟
 جواب: تیسرے پانی کی موجودگی میں کالعدم ہے لہذا قرآن مجید چھو کر تلاوت کرنا درست نہیں ہے، البتہ اگر بغیر چھوئے تلاوت کر رہا ہے، تو درست ہے، کیونکہ تلاوت قرآن مجید بغیر وضو کے کی جاسکتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام کو پورے طور پر اپنی زندگی نافذ کرنا ہی مسلمانوں کی ممالک میں اسکی اشاعت کا سب سے مؤثر اور بڑا ذریعہ ہے۔

سوال: مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لئے مسلمانوں کا کیا کردار ہونا چاہئے؟

جواب: اگر ہم لوگ قلباً و قالباً (روحانی، جسمانی) ہر لحاظ سے اسلام کی نمائندگی کرنے لگیں تو ساری دنیا کے بہی فرغ انسان کے لئے اسوہ بن سکتے ہیں، لیکن جب مسلمانوں کا رویہ ہی باعث تنگ و عار ہو تو ظاہر ہے کہ اس سے دشمنان اسلام کو ہوا ملے گی اور انکی ریشہ دو انیاں تیر سے تیز تر ہوتی جائیں گی۔ اگر ہم اسلام کی تعلیمات اور اسکے اخلاق کریمانہ سے اپنی زندگی کو مزین کر لیں تو دنیا کے سامنے ایک حقیقی مسلمان کا آئینہ بلکہ جیتی جاگتی تصویر پیش کر سکتے ہیں لہذا ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اولاً ہم اپنے آپ کی فکر کریں، اپنے اخلاق کو سنواریں معاملات کو درست کریں۔ اسلئے کہ دین نام ہی معاملات کو درست رکھنے کا ہے۔ پھر ہم اپنے مسلمان بھائی بہنوں کی مدد کریں جو مسلمانوں کے معاملات کی فکر نہیں رکھتا وہ حقیقی مسلم نہیں جیسا کہ ارشادات نبوی سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اگر ہم لوگوں نے اتنا ہی کر لیا تو مسلمانوں کے آپسی انتشار کو ختم کیا جاسکے گا اور انکی شیرازہ بندی ممکن ہو سکے گی، غیر دین کی ننگا ہو سکتی عظمت کے دبیز پردے چھٹ جائیں گے اور اسلام کی حقانیت غالب ہو کر رہیگی

سوال: اگر نمازی کم ہوں اور صفا اول میں بکیر کینے سے سب کو آواز پہنچتی ہو تو بکیر صفا اول میں کہنا بہتر ہے ہاں اگر سب کو آواز نہ پہنچے اور درمیان کی کسی صف میں بکیر کہانے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اہل خیر حضرات سے

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين

دارالعلوم ندوۃ العلماء محتاج تعارف نہیں ہے، اس کے قیام کو بفضلہ تعالیٰ ستانوے سال ہو گئے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اس اثنا میں اس نے گراں قدر علمی اور دینی خدمات انجام دی ہیں، عرقلہ دراز سے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مظلوم کی توجہ اور سرپرستی حاصل ہے جن کے دور نظامت میں وہ ایک عظیم اسلامی مرکز بن گیا ہے، اسلامی تعلیمات کی نشرو اشاعت اور دینی زندگی کیلئے اس کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان حسب توفیق کوشاں ہیں۔

○ اس وقت کل اہل علم و تدریس کے علاوہ ملتان، تھانی لینڈ، جنوبی افریقہ، یوگنڈا اور دوسرے ممالک کے طلبہ بھی زیر تعلیم ہیں، مختلف ملکوں سے برابر داخلہ کی درخواستیں آتی رہتی ہیں، اللہ کے فضل سے عرب ممالک میں ندوۃ العلماء کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہاں کے طلبہ میں اس کی تعلیم و تربیت سے استفادہ کی خواہش روز افزوں ہے، ان اسباب کی بنا پر داخلوں کی تعداد ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے نئی اقامت گاہوں کی ضرورت پیش آ رہی ہے، اس کے علاوہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں، اور مزید رہائشی سہولت کیلئے علاحدہ مستقل عمارتیں درکار ہیں۔

دراوق تعمدانی کے شرعی بازو کی تکمیل کے باوجود طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ان کے قیام کے نظر میں دشواری سامنے آتی رہی ہے۔ خاص طور سے بیرونی طلبہ کے قیام کا کوئی مستقل نظم نہیں ہے۔ سرپرستوں کے قیام کی سہولت بھی موجودہ اقامت گاہوں کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہیں ہو سکتی ہے اس لئے مزید اقامت گاہوں کی ضرورت باقی ہے۔

حضرات! اساتذہ کرام کے لئے متعدد رہائشی مکانات کی تعمیر کے باوجود ضرورت باقی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے مزید رہائشی مکانات تعمیر کرنا ہونگے۔

پیرس اور مختلف دفاتر کے لئے علیحدہ ایک عمارت بھی عرصہ سے زیر توجہ رہی ہے، دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

دارالعلوم کی وسیع مسجد جنرل ریس، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے

نوٹ: ایک ڈاٹ رینی آڈر مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمیں۔ سرمد ٹرسٹ، ایف۔ او۔ ایس۔ کی خدمت میں بھیجئے۔ ایک یا ڈاٹ رینی پتہ پر بھیجئے۔
 NAZIM NADWAT-UL-ULAMA P.O. Box no. 93, Nazim Lucknow-7